ہندو مہاسبھا کے نظر فریب دعاوی

ہندو مہاسبھا کے انیسویں اجلاس منعقدہ احمد آباد میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے ہندو سنگٹھن کے بہت بڑے حامی ڈاکٹر ساورکر نے کہا:-

"ہندوستان میں اگرچہ ہماری اکثریت ہے۔ لیکن ہم ہندو مذہب کے تحفظ کے لئے خاص مراعات نہیں چاہتے۔ ہم مسلمانوں کے مذہب۔ زبان۔ اور تمدن کے تحفظ کی ذمہ واری لیتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اس امر کا اقرار کریں۔ کہ وہ ہندوستان کی دوسری قوموں کی آزادی میں مداخلت نہیں کریں گے"!

بظاہر تو یہ الفاظ بڑے خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ذرا غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ان نظر فریب ترکیبوں کی چلمن سے وہی شر بار نگاہیں جھانک رہی ہیں۔ جن کا مظاہرہ ہندو راج کے سب سے بڑے علمبردار اور ہندوؤں کے گرو ڈاکٹر کرتکوٹی کئی بار اپنی تقریروں میں کمال برہنگی کے ساتھ کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر ساورکر نے ہندو اکثریت کی طرف سے اس شرط پر مسلمانوں کے مذہب۔ زبان۔ اور تمدن کے تحفظ کی ذمہ واری لینے کا دعوے کیا ہے۔ کہ مسلمان یہ اقرار کریں۔ کہ وہ ہندوستان کی دوسری اقوام کی آزادی میں خلل انداز نہیں ہوں گے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی دوسری اقوام کی آزادی میں مداخلت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کبھی انہوں نے کسی دوسری قوم کے حقوق غصب کرنے کا ارادہ نہیں کیا اور کبھی ان حقوق سے زائد کسی چیز کا مطالبہ نہیں کیا۔ جن کے وہ جائز طور پر حقدار ہیں۔ جب حقیقت یہ ہے تو پھر مسلمانوں کے مذہب۔ زبان۔ اور تمدن کے تحفظ کے متعلق اس قسم کی شرط پیش کرنے کے کیا معنی؟

بات دراصل یہ ہے۔ کہ اس قسم کے دعوے اس خالص فرقہ پرست ذہنیت کو قومیت کا نظر فریب جامہ پہنانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ جس کی حقیقت سے مسلمان مدت سے واقف ہو چکے ہیں۔ یہ شرط پیش کرنے کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ جب بھی مسلمان اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کریں۔ مثلاً سلازمتوں میں اپنا تناسب قائم کرنے کی خواہش کریں۔ تبلیغ مذہب اور تبدیلیٔ مذہب کے متعلق اکثریت سے واضح تیقن چاہیں۔ تو جھٹ کہدیا جائے۔ کہ دیکھئے آپ بھارت ورش کی دوسری جاتیوں کی آزادی میں مداخلت کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کے مذہب۔ زبان اور تمدن کے تحفظ کے ذمہ وار نہیں ہیں۔ بھلا اس قسم کی طفل تسلیوں سے کوئی قوم مطمئن ہو سکتی ہے؟

ہندو اکثریت یا کانگرس اگر دل سے یہ چاہتی ہے۔ کہ مسلمان اس کے ساتھ شامل ہو کر آزادیٔ وطن کے لئے جدوجہد کریں۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ سب سے پہلے اس امر کا یقین دلائے۔ کہ آزاد ہندوستان میں ہر شخص کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کی پوری آزادی ہوگی۔ اور ہر شخص کو تبدیلیٔ مذہب کا پورا پورا حق ہوگا۔ اگر کانگرس نے اب تک ایسا نہیں کیا۔ تو یہ اس کے عدم تدبر اور مسلمانوں کی ذہنیت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔

ڈاکٹر ساورکر "قومیت پرستی" کے طلسم کو زیادہ دیر قائم نہیں رکھ سکے اور آخر ان کی زبان یہ کہنے سے باز نہ رہ سکی۔ کہ

"ہندوستان کی زبان اور رسم الخط قومی ہونا چاہیئے۔ جسے ملک کی بھاری اکثریت سمجھتی ہو۔ زبان اور رسم الخط میں کوئی مذہبی امتیاز روا نہ رکھا جائے۔ ذات۔ عقیدہ۔ اور مذہب کو رائے دہی کے حق میں داخل نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ہندوستان کی حکومت کے لئے یہ نصب العین قرار دیا جائے۔ تو ہندو سنگٹھن کے حامی ہندو سنگٹھن کے لئے اس نصب العین کو اختیار کریں گے"!

یاد رہے۔ کہ "ملک کی بھاری اکثریت" سے ڈاکٹر صاحب کی مراد ہندو قوم ہے۔ پس ان کے نزدیک ہندوستان کی زبان بھی ہندی اور رسم الخط بھی وہی ہونا چاہیئے۔ خواہ ہندوؤں کی اکثریت خود بھی اس کو سمجھتی اور جانتی نہ ہو۔ اور پھر حق رائے دہی کے متعلق بھی اکثریت کو کلی اختیار ہو۔ کہ وہ جس کو چاہیئے۔ اپنی طاقت کے بل پر ووٹ دلوائے اگر ہندوستان کی حکومت کا نصب العین یہ ہو۔ تو پھر وہ بھی ہندو سنگٹھن کے لئے اسی نصب العین کو اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں:۔

لیکن بتایا جائے۔ کہ اس قسم کی حکومت اور خالص ہندو راج میں کیا فرق باقی رہ جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس قسم کے نصب العین کو تمام ہندوستان کا نصب العین اور ایسی حکومت کو قومی حکومت قرار دے۔ تو اس کی دماغی خرابی پر کیسے شبہ ہو سکتا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا ارشد بیگ صاحب کا افسوسناک انتقال

قادیان ۳ جنوری۔ آج مرزا ارشد بیگ صاحب جو کہ مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ بعمر ۶۰ سال حرکت قلب کے بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہیں صبح ۷ بجے کے قریب معدہ اور کندھے میں درد کی تکلیف محسوس ہوئی۔ مگر دوا پینے کے بعد اپنے دوستوں سے باتیں کرتے رہے۔ کہ اچانک ۹ بجے کے قریب وفات پا گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نعش کو کندھا دیا۔ اور قبرستان تک تشریف لے گئے۔ بوجہ موصی نہ ہونے کے مرحوم عام قبرستان میں دفن کئے گئے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ مرزا صاحب مرحوم ایک زندہ دل اور مجلسی انسان تھے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت محبت رکھتے تھے ہمیں اس صدمہ میں ان کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

درخواست ہائے دعا

چراغ الدین صاحب سٹھ لک سرگودہا کی بیوی اور لڑکی کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ مولوی ابو محمد عبداللہ صاحب کھیوہ باجوہ گلاں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ آجکل بخار کھانسی اور کثرت پیشاب کے باعث سخت بیمار ہیں۔ ملک احمد حسین صاحب نیر دہلی دارالفیقہ بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے مثانہ میں پتھری ہے۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب پنشنر کا چھوٹا بچہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا کریں۔

شیخ عبدالرحمٰن مصری پر زیر دفعہ ۴۰۸ (خیانت مجرمانہ) دو مقدمات

گورداسپور ۲ جنوری۔ شیخ عبدالرحمٰن مصری کی مبینہ خیانت مجرمانہ کے جو واقعات پولیس کے سامنے بغرض تحقیقات پیش کئے گئے تھے۔ ان میں سے پولیس نے صرف ایک کی بنا پر اس کے خلاف زیر دفعہ ۴۰۸ مقدمہ دائر کیا ہے۔ دوسرے دو واقعات بھی چونکہ بہت وزنی ہیں۔ مگر پولیس نے ان کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اس لئے ان ہر دو واقعات کی بنا پر خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کی طرف سے دو الگ الگ مقدمات دائر کئے گئے ہیں۔

پہلا مبینہ واقعہ یہ ہے کہ ۴ اگست ۱۹۳۲ء کو حافظ سلطان حامد صاحب مرحوم ٹیچر احمدیہ سکول کا پراویڈنٹ فنڈ مبلغ ۱۹۳/۱۲ بحیثیت ہیڈ ماسٹر اس لئے شیخ عبدالرحمٰن مصری کے سپرد کیا گیا کہ وہ اسے حافظ صاحب مرحوم کے ورثاء کو ادا کرے۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے اس میں سے صرف ۷۵ روپے ادا کئے ہیں۔

(۲) ۱۹۳۳ء سے لے کر مصری کی معزولی تک احمدیہ سکول کا سپورٹس فنڈ اس کے سپرد تھا۔ حساب کی پڑتال کے تحت ۲۰۱/۵/۱ کی رقم اس کے ذمہ نکلی لیکن اب معلوم ہوا کہ سکول میں سپورٹس کے لئے کوئی روپیہ موجود نہیں۔

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی پیشی

گورداسپور۔ ۳ جنوری پولیس کی طرف سے زیر دفعہ ۱۰۷ جماعت احمدیہ کے معززین حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب جناب سید زین العابدین صاحب اور مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندہری کے خلاف جو مقدمہ دائر ہے اسے علاقہ مجسٹریٹ بھائی جسونت سنگھ کی عدالت سے ہائی کورٹ میں منتقل کر دینے کے بعد آج بعدالت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اس کی پہلی پیشی ہوئی۔ اور سماعت کے لئے ۱۹ جنوری تاریخ مقرر ہوئی۔ جبکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب موصوف اس کی سماعت بذات خود کریں گے۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱) سال چہارم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنےٰ کیا گیا ہے۔

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جس قدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہے۔

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے۔

(۹) خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔

(۱۰) تحریک جدید سال سوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں مسجد احمدیہ کس طرح تبلیغ اسلام کا ذریعہ بن رہی ہے

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا دوسرا مکتوب گرامی

مسجد کی بہت بڑی برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے۔ کہ اس نے مبلغ انگلستان کی شان کو بڑھا دیا ہے۔ مبلغ انگلستان نے مسجد کی بدولت "امام مسجد لنڈن" کا خطاب پایا۔ اور یہ خطاب اس وقت اس ملک میں نہایت عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ لنڈن کی کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی امام مسجد لنڈن سے مخاطب ہونے میں اپنی کسرِ شان نہیں سمجھتی۔ اور جب وزیر ہند مسجد کے باغ میں تقریر کرتے ہوئے یہ کہتا ہے۔ کہ میں امام مسجد لنڈن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے اس جلسہ کی صدارت کے لئے مدعو کیا۔ تو اس کا یہ اظہار شکریہ ایک بے معنی اقرار نہیں۔ بلکہ واقعی مسجد لنڈن نے اپنے امام کو ایک ایسی ہی حیثیت بخشی ہے۔ کہ اس کی برکت سے وزیر ہند۔ یا وزیر نوآبادیات امام مسجد لنڈن کی دعوت کو قبول کرنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔ جب تقریروں میں ان لارڈوں اور وزراء کی زبان پر "امام مسجد لنڈن" کے الفاظ آتے ہیں۔ تو نہ صرف وُہ خود اپنے دلوں میں اس نام کے لئے احترام محسوس کرتے ہیں بلکہ سامعین بھی اسی احترام کے احساس کے ساتھ اس نام کو سنتے ہیں۔ غرض یہ نام مغرب میں اپنے ساتھ ایک شان رکھتا ہے جو اسی مسجد کی برکت سے اسے حاصل ہوئی ہے۔ اب "امام مسجد لنڈن" صرف انگلستان کا مبلغ نہیں۔ بلکہ ایک ایسا عُہدہ ہے۔ جو نہایت ادب اور عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور اپنے ساتھ ایک خاص شان رکھتا ہے۔

میں اس جگہ اس بات کا اظہار کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی ذاتی قابلیت بھی اس نام کے وقار کو قائم رکھنے والی ہے۔ وُہ یہاں کے معزز ترین طبقہ میں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ نہ صرف اس وجہ سے کہ وُہ امام مسجد لنڈن ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی کہ انہوں نے اپنی قابلیت کے ذریعہ بھی لوگوں کے دلوں میں ایک عزت کا مقام حاصل کر لیا ہے۔ وُہ ذاتی طور پر یہاں کے اعلےٰ درجہ کے علمی، سیاسی تمدنی اور اخباری طبقہ میں خاص احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور ذاتی طور پر بڑے بڑے آدمی ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ اور اپنے جلسوں میں ان کا شریک ہونا اپنے لئے موجب فخر سمجھتے ہیں۔ ٹائمز جیسے اعلےٰ پایہ کے اخبار میں ان کے مضامین کو عزت کی جگہ دی جاتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ دنوں میں فلسطین کے سوال پر انہوں نے ایک مضمون ٹائمز کو بھیجا جس کو اس نے تمام مراسلات سے اوپر رکھا۔ اور اس مضمون کے شائع ہونے پر بڑے بڑے آدمیوں کی طرف سے اور پارلیمنٹ کے نامی ممبران کی طرف سے درد صاحب کے نام مبارکباد کے خط آئے۔ درد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان پر بھی خاص قدرت عطا فرمائی ہے۔ اور آپ بلاتکلف فصیح انگریزی میں مضمون لکھ سکتے۔ اور تقریر کر سکتے ہیں۔ تقریر کا طرز ایسا ہے۔ کہ سننے والے تھکتے نہیں۔ سوسائیٹیوں میں جہاں ۲۰-۳۰ منٹ تک تقریر کرنے کا رواج ہے۔ آپ عام طور پر ایک ایک گھنٹہ تقریر کرتے۔ اور اس کے بعد ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ تک سوال وجواب ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کی تقریر میں لوگ خاص دلچسپی لیتے ہیں۔

ایک گرجا میں آپ سے تقریر کرائی گئی۔ جہاں مختلف شہروں کے پادری dean تقریباً ستر کی تعداد میں جمع تھے۔ آپ کی تقریر فلسطین کے سوال پر تھی۔ تقریر کے بعد ہر ایک پادری ان سے ملا۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ یہ سمجھئے۔ کہ ہم ستر آدمیوں نے آپ کی تقریر سنی ہے۔ بلکہ ہر ایک ہم سے جا کر اپنے اپنے حلقہ میں آپ کے خیالات کی اشاعت کرے گا۔

ایک کالج کے طلباء کے سامنے اسلام پر آپ کی تقریر ہوئی۔ اس تقریر کے بعد ان میں سے ایک نے آپ کو خط لکھا۔ کہ ہم سب آپ کی تقریر سے بہت مستفید ہوئے۔ اور ایک جماعت طلباء کی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسلام کے متعلق مزید تحقیقات کرنے کی خواہشمند ہے۔ ہم میں سے بعض عیسائی ہیں۔ بعض دہریہ ہیں۔ بعض سپریچولسٹ ہیں۔ اور بعض کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے۔ لیکن ہم سب کے دل میں اس زمانہ کے مصلح کے متعلق جن کا آپ نے پیغام دیا۔ مزید تحقیقات کی سچی خواہش ہے۔ اور سب سنجیدگی سے اس کے متعلق تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں آپ اس کے متعلق کچھ لٹریچر بھیجیں۔

مکرمی درد صاحب کو چونکہ مغربی لوگوں کے خیالات کا اچھی طرح علم ہے۔ اس لئے ان کے جوابات بھی لوگوں کے دل پر خاص اثر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وُہ ان کے لیکچروں میں خاص دلچسپی لیتے اور دل کھول کر سوالات کرتے ہیں۔ اور دوبارہ ان کی تقریر سننے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ مسجد میں جو پارٹیاں وقتاً فوقتاً آتی ہیں۔ ان کے سامنے بھی درد صاحب کی تقریر کو سُنا ہے۔ ان کی گفتگو میں ایک یہ خصوصیت ہے۔ کہ درمیان میں بعض ظرافت آمیز کلمات بول جاتے ہیں۔ جس سے حاضرین ہنس پڑتے ہیں۔ اور وُہ خوش ہو کر آپ کی تقریر سنتے ہیں۔ اور پھر بھی آنے کی خواہش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض پارٹیاں ہر سال آتی ہیں۔

مسجد میں بعض لوگ خالص مذہبی تحقیقات کی نیت سے آتے۔ اور تبادلۂ خیالات کرتے ہیں۔ اور بعض ان میں ممتاز حیثیت کے آدمی ہوتے ہیں ان تحقیقات کی نیت سے آنے والے لوگوں میں صرف انگلستان کے لوگ ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ یورپ کے دیگر ممالک سے بھی آتے ہیں۔ حال میں ہی ہالینڈ سے دو پادری آئے۔ جنہوں نے اسلام کا خاص مطالعہ کیا ہے۔ اور عربی بھی جانتے ہیں۔ وُہ سماٹرا جاوا میں مشنری بن کر جانے والے ہیں۔ وہ دو دن مسجد میں آئے اور دیر تک درد صاحب سے معلومات حاصل کرتے رہے نہ صرف اسلام کے متعلق۔ بلکہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق۔ ان کو یہ تو معلوم تھا۔ کہ سماٹرا جاوا میں احمدیت ترقی کر رہی ہے اسی وجہ سے وُہ احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ان کو یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ یہ مسجد بھی جماعت احمدیہ کی مسجد ہے اور درد صاحب سلسلہ احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

درد صاحب کا اثر یہاں کے سیاسی طبقہ پر بھی ہے۔ گزشتہ دنوں انہی کی تحریک پر ایک مشہور اور بارسوخ ممبر پارلیمنٹ فلسطین کے سوال کی بحث کے موقعہ پر ہمیشہ عربوں کی تائید کرتا رہا۔

گزشتہ عید کے دو روز بعد ایک نامی آدمی ایک دعوت کے موقعہ پر دل کی حرکت کے بند ہو جانے سے فوت ہو گیا۔ اس کی وفات پر پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے ایک اخبار میں اس کے متعلق مضمون لکھا جس میں اس نے بیان کیا۔ کہ وفات سے دو دن پہلے مرحوم مجھے اس وقت ملے جبکہ میں ہوس آف کامنس سے مسجد کی طرف جلسہ میں شرکت کے لئے جا رہا تھا۔ اور مرحوم نے مجھے کہا۔ کہ درد صاحب کو میرا سلام عرض کریں۔ اور میری طرف سے معذرت کریں۔ کہ میں بوجہ کثرت مصروفیت جلسہ میں حاضر نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ غرض خدا تعالیٰ کے فضل سے درد صاحب کا یہاں کے ہر اعلےٰ طبقہ کے لوگوں پر اثر ہے اور یہ ان کی قابلیت کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے۔ کہ وُہ ہمارے مبلغین کی کوششوں میں برکت دے۔ اور نیک ثمرات پیدا کرے۔ خاکسار شیر علی عفا اللہ عنہ از لنڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فری ٹاؤن (سیرالیون) میں تبلیغ احمدیت

معاندین کی مخالفانہ کوششوں کے باوجود احمدیت کی خوشکن ترقی

چار نومبر ۱۹۳۷ء کو میں نے ایک لیکچر ولبر فورس میموریل ہال میں جو فری ٹاؤن کا سب سے بڑا ہال ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رواداری پر دیا۔ لوکل اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ لیکچر کے متعلق سارے شہر میں اعلان کر دیا گیا تھا۔ پوسٹر بھی شائع کئے گئے مسلمان اور عیسائی کثرت سے جلسہ میں شامل ہوئے۔ لیکچر سوا گھنٹہ جاری رہا۔ اور ایک گھنٹہ تک لوگ سوالات پوچھتے رہے۔ مسٹر احمد الہادی۔ ایم۔ بی۔ ای جسٹس آف پیس نے فرائض صدارت ادا کئے۔

فری ٹاؤن کے مسلمانوں کو غیر مبائعین نے اپنے ٹریکٹوں اخباروں اور کتابوں کے ذریعہ احمدیت کے خلاف سخت بھڑکا رکھا ہے۔ اور لوگ احمدیت کا نام تک سننا پسند نہیں کرتے۔ دلائل بیان کئے جائیں تو بھی نہیں سنتے۔ البتہ بعض اوقات ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔ مگر دل وما تخفی صدورھم اکبر کے مصداق ہیں۔ میں ۱۳۱ اکتوبر کو مسلمانوں کی سب سے بڑی جمعیت جسے یہاں کانگرس کہا جاتا ہے کے ایک جلسہ میں شامل ہوا۔ اور پانچ منٹ تقریر کی۔ اور لیکچر کے لئے وقت مانگا۔ سو ۷ اکتوبر کے جلسہ میں احمدیت کے پیغام پر لیکچر دینے کے لئے ½ ۱ گھنٹہ مجھے دیا گیا۔ اکثر اراکین میرے لیکچر کے خلاف تھے۔ مگر الٰہی تصرف کے ماتحت مجھے وقت مل گیا۔ میں نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کی یہود سے مماثلت۔ وفات مسیح۔ نزول مسیح۔ ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود وغیرہ مسائل کے متعلق دو دو دلائل بیان کئے۔ اور مسئلہ کفر و اسلام اور غیر احمدی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی تشریح کی۔ اور من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیہ سے استدلال کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محض ایک امام ہی ہوں۔ جیسا کہ غیر مبایعین کا خیال ہے۔ پھر بھی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا قطعاً ناجائز ہوگا۔ یہی دو مسائل ہیں۔ جن کی وجہ سے غیر مبائعین کو یہاں موقعہ مل گیا ہے۔ کہ احمدیت کے خلاف لوگوں کے دلوں کو مسموم کریں۔ اور انہیں اور ان کے ہمدردوں کو ان مسائل پر بہت ناز ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے ان مسائل اور جملہ اختلافی مسائل کی تشریح کا مجھے موقعہ دیا۔ اور وہ بھی مسلمانوں کی سب سے بڑی جمعیت کے جلسہ میں اور ایسے موقعہ پر کہ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ شامی ملا اور بعض دیگر علماء نے لیکچر کے دوران میں ختم نبوت کے متعلق سوالات پوچھنے چاہے مگر میں نے اعلان کیا۔ کہ لیکچر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جائے گا۔ اور ہر ایک حوالہ دکھلایا جائے گا۔ میں نے شامی ملا شیخ سعدی کو جو احمدیت کا اشد ترین دشمن ہے اور قوم کا سید ہے مخاطب کرکے کہا کہ کیا عربی زبان میں خاتم کا لفظ۔ خاتم الاولیاء۔ خاتم العلماء خاتم الحفاظ۔ خاتم الائمہ۔ خاتم الخلفاء۔ خاتم الشعراء۔ خاتم المحدثین کی صورت میں استعمال نہیں ہوا۔ اگر ہوا ہے تو وہاں کیوں آخری کے معنے نہیں لیتے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک لیکچر جاری رہا۔ لیکچر کے بعد بعض لوگوں نے سوالات کئے۔ جن کا جواب دیا گیا۔

جب شیخ سعدی اٹھا۔ تو بجائے سوالات پوچھنے کے اس نے لیکچر شروع کر دیا۔ چونکہ اسے عوام اور علماء کی مدد حاصل تھی۔ اسے کوئی نہ روک سکا۔ اس کا لیکچر ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ کہ ظہر کی اذان ہو گئی۔ اور جلسہ برخاست کر دیا گیا۔ میں نے ایک بنچ پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے اپیل کی۔ کہ شیخ سعدی کے سوالات کے جواب کا مجھے موقعہ دیا جائے۔ اس پر سب نے اگلے اتوار کو وقت دینے کا وعدہ کیا۔

جب ۱۴ نومبر کو میں جلسہ میں حاضر ہوا۔ تو علماء اور شامی ملا کی مخالفت کی وجہ سے مجھے وقت نہ دیا گیا۔ بلکہ ہال سے باہر نکال دیا گیا۔ اسی روز شیخ سعدی نے Temne قوم کو ایک مسجد میں جمع کر رکھا تھا تاکہ انہیں میرے خلاف اکسائے۔ جب میں وہاں گیا تو شیخ سعدی وہاں سے رخصت ہو چکا تھا۔ میں نے چیف سے وقت مانگا۔ تو اس نے علماء کے خوف سے انکار کر دیا۔ ایک نوجوان نے میری مدد کی۔ مگر وقت نہ مل سکا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو ہدایت دے۔

اس وقت بڑے زور سے فری ٹاؤن میں احمدیت کی مخالفت ہو رہی ہے۔ جس کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے۔ کہ ہر شخص کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ شہر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ادنےٰ ترین مبلغ موجود ہے قریباً ۹۰ اشخاص نے بیعت فارم پُر کر دیا تھا۔ مگر علماء اور چیف کی مخالفت کی وجہ سے اکثر لوگ دب گئے ہیں۔ مگر ایسے بھی ہیں جنہیں مخالفت نے اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔ کم از کم دس مخلص احمدی ایسے موجود ہیں۔ جو ایک ماہ میں خاکسار کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مخلصین نے غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ترک کر دی ہے۔

نیک فطرت غیر احمدی ہماری طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اور کانگرس سے بیزار ہیں۔ ایک صاحب نے اپنا مکان اس غرض سے پیش کیا ہے۔ کہ میں وہاں جا کر لیکچر دیا کروں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح ایک اور صاحب نے بھی اپنے مکان پر لوگوں کو جمع کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ایک اور صاحب جو مسلمانوں میں اعلےٰ ترین گورنمنٹ عہدیدار ہیں۔ کل ہوٹل میں ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ کانگرس کے سامنے آپ نے ہر ایک اختلافی مسئلہ کے متعلق نہایت وزنی دلائل پیش کئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک میں نے کہا کہ جو کچھ بیان ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خلفاء اور احمدی علماء کی خوشہ چینی ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جو پہلے مجھے کہا کرتے تھے۔ کہ یہاں احمدیت کا نام نہ لینا۔ اب تسلیم کرتے تھے۔ کہ شیخ سعدی ہماری ایک دلیل کا بھی رد نہیں کر سکا۔ میں نے کہا کہ جب غیر مبایع مبلغ یہاں پہونچے۔ تو ایک لیکچر وہ دیں۔ اور ایک میں دوں اور اسی طرح دو ہفتہ تک یہ سلسلہ جاری رہے۔ بعد میں یہ لیکچر شائع ہو سکتے ہیں میں نے انہیں یقین دلایا۔ کہ پیغامی مشن کی ایک ایک بات کا رد کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ یہ بھی اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ مناظرانہ کتب کا کافی ذخیرہ میرے پاس جمع ہو گیا ہے۔

احباب کرام سے بصد منت درخواست ہے۔ کہ درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ سارے سیرالیون گولڈ کوسٹ اور افریقہ میں بہت جلد احمدیت پھیل جائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ان علاقوں میں احمدیت کے جلد پھیلنے کی امید دلائی تھی۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ ہماری سستیاں اور خامیاں حضور کی امید دل کے پورا ہونے میں روک نہ بن سکیں۔ اور وہ ارحم الراحمین ہم پر رحم فرمائے اور ہمارے دلوں اور سینوں کو کھول دے اور ہماری زبان پر حق جاری فرمائے۔ اور روح القدس سے ہماری مدد فرمائے۔ کہ اس کی نصرت کے بغیر ہم مردہ ہیں نہ کہ زندہ۔ خاکسار۔ نذیر احمد مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ و سیرالیون حال مقیم فری ٹاؤن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق فلسطین کے ایک مخلص نوجوان کے تاثرات

انسانی قلوب پر احمدیت کا سحر

حق کے مخالفین ہمیشہ تاثیرِ صداقت کو سحر اور جادو سے تعبیر کرتے رہے ہیں۔اگر غور کیا جائے تو وہ ایسا کہنے میں معذور ہیں۔ سحر کے لغوی معنے ہیں کُلّ مَا لَطُفَ وَدَقَّ مَأْخَذُہٗ یعنی ہر وہ چیز جس کی ماہیت نہایت لطیف اور باریک ہو۔اور بآسانی سمجھ نہ آسکے۔چونکہ انسان حق قبول کرنے کے بعد گویا نیا جنم لیتا ہے۔اس لئے مخالف ایسے شخص کی کایا پلٹ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کے باعث یہ کہنے لگتے ہیں۔کہ اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔اور اس میں کیا شبہ ہے کہ صداقت فی الواقعہ سب سے بڑا جادو ہے مبارک جادو۔

ہمارے جدید احمدی بھائی صلاح نجم ایک تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔آپ نے بیعت کرنے کے بعد مجھے جو خط لکھا اس کا ترجمہ درج ذیل کرتا ہوں۔تا معلوم ہو کہ حقیقۃً انسان قبول حق کے بعد ایک نئی زندگی پاتا ہے۔یہ نوجوان لکھتا ہے:۔

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اختتام سفر پر جب میں اپنی قدرت کی گود میں مطمئن بستی میں پہنچا۔تو وہ مجھے پہلے کی نسبت زیادہ خوبصورت معلوم ہونے لگی۔میں نے اس کے دل لبھانے والے آسمان کی طرف دیکھا اور اس کی مخملی ہموار زمین پر نگاہ کی۔مجھے محسوس ہوا کہ مختلف اسرار میری روح کو مسرت اور اطمینان بخش رہے ہیں۔...یقیناً میں کچھ سے کچھ ہو گیا ہوں میں اب وہ نہیں جو آج سے نصف ہفتہ پیشتر بعزم قاہرہ اپنی بستی سے جدا ہوا تھا...... میں نے اسے ایسے حال میں چھوڑا جبکہ اپنے عقیدہ کے متعلق تردد میں مبتلا تھا۔میں لامذہب ہوں۔یا خطابی۔یا وہابی۔میں کتنا بیقرار تھا! اور صراط مستقیم کا جویاں!! بحمد اللہ کہ اس نے ہمیں ہدایت بخشی۔اگر وہ کرم نہ فرماتا تو ہم ہرگز راہ راست نہ پا سکتے بے شک ہدایت یافتہ وہی ہے۔جسکی اللہ راہنمائی فرمائے۔مگر جسے اللہ تعالےٰ گمراہ قرار دیدے اس کے لئے نہ کوئی دوست ہے اور نہ ہدایت دہندہ

میں اپنی بستی میں واپس پہنچا۔بجالیکہ نئے عقیدہ نے میری کایا پلٹ دی ہے۔اور عمر بھر میں پہلی مرتبہ یہ محسوس کرتا ہوں۔کہ نسیم اطمینان میرے دل و دماغ کو تازگی بخش رہی ہے۔اور وہ افکار پریشان جو بار بار میرا سر پھرائے دیتے تھے۔ان سے نجات پا چکا ہوں۔

یا سیدی الاستاذ! اسلام کیا ہی عظیم الشان چیز ہے......اب وہ روح میں جمال کے بلند ترین معانی نقش کر رہا ہے۔اور موجودات عالم کو میری آنکھوں کے سامنے حسن و بہجت کی چادر اوڑھا رہا ہے......اور آج پہلی مرتبہ اپنے کمسن بھائیوں کے درمیان بیٹھ کر ان کی دلداری کر رہا ہوں۔اسے بہلاتا ہوں۔اُسے ہنساتا ہوں۔ورنہ قبل ازیں دل میں نہ جانے سردر تھی۔نہ جانے اطمینان۔اب میں محسوس کرتا ہوں کہ ایمانی قوت خون میں حل ہو کر میرے رگ و ریشہ میں دورہ کر رہی ہے۔اور میرے اندر ایک ایسی قوت پیدا کر رہی ہے جو روح و جسم کی خواہشات اور شیطانی وساوس پر بہت ہی غالب آنے والی ہے.....اور یہ تغیر عظیم نتیجہ ہے اس قطرہ کا جو آپ کے شیریں چشمہ سے میں پی سکا نتیجہ ہے۔اس شعلہ کا جو احمدیت کی آتش پاک سے مجھے چھو گیا۔اسی نے مجھے زندگی روح انسانیت اور اسلام کے معنے سمجھائے اور اسی نے مشائخ زمانہ کے خیالات پریشان سے مجھے نجات دی۔

تمام اعجوبوں سے زیادہ عجیب ہے میرا معاملہ ابھی تو ابتدائے عشق ہے۔نجانے میرا کیا حال ہوگا۔جبکہ احمدیت کے سمندر میں غوطہ زن ہونگا اور احمدیت کے دریا سے گھونٹ پیونگا۔

میری عمر کے پورے بیس سال بیکار اور رائگاں گئے۔اور آج گویا پہلی دفعہ موجودات عالم پر نظر ڈال رہا ہوں۔پس یہ میرا پہلا سال ہے۔مبارک سال جس میں لطف الٰہی نے میری دستگیری فرمائی۔اور اس کی رحمت میرے شامل حال ہوئی۔اور دراصل "باغات حلوان" میں آپ کی ملاقات تمہید تھی بفضل عظیم کی اور ابتداء تھی خیر عمیم کی۔پس "حلوان" وہ جائے کامرانی ہے۔جس میں میں نے آپ سے ہدایت پائی اور میرے دل میں خیر و برکت کا بیج بو دیا گیا۔میں تاحیات "حلوان" کو نہیں بھول سکتا۔میں نے وہاں سچی اور مخلصانہ بیعت کی۔بعد اس کے کہ آپ نے اپنے علم کثیر بلند خیال اور ایسے فلسفہ کے ساتھ جو نہایت ہی مضبوط بنیادوں اور حد درجہ معقول نظریات پر قائم ہے۔میرے لئے راستہ واضح کر دیا۔اور اس دن جبکہ مجھے خلیفۂ عظیم کی طرف سے جواب موصول ہوگا۔میں یقین کر سکوں گا کہ میں سچ مچ خاندان اسلام کا ایک فرد ہوں۔

کل طلوع نہار سے کچھ پہلے میں نے تلاوت قرآن شروع کی۔تو مجھے رشک لذت اور حلاوت محسوس ہونے لگی۔اور میں نے قرآن کریم میں ایک رونق اور سحر حلال کا مشاہدہ کیا۔

بیشک اس دن جبکہ آپ کی تفاسیر کا درس ختم ہوگا۔قرآن کریم میرے لئے دو بازو ہوگا جن کے ذریعہ میں سمار خلود کی طرف پرواز کر سکوں گا۔میں ایمان لایا۔میں ایمان لایا۔میں ایمان لایا۔اور میں اپنے دل کی گہرائیوں اور روح کی تہ میں حلاوت ایمان محسوس کر رہا ہوں۔اور اس بارہ میں آپ ہی کا مجھ پر احسان ہے۔اور آپ ہی نے مجھے ایک نئی زندگی دی ہے۔اور اس میں کیا شبہ ہے کہ حقیقی فضل اللہ تعالےٰ ہی کیطرف سے آتا ہے۔

سلام ہو اللہ تعالےٰ کا ہمارے مسیح پاک پر اور اس کی برکتیں سلامتی اور رحمتیں نازل ہوں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جس کے سایۂ عاطفت میں ہم پناہ گزین ہیں۔اور سلام ہو آپ پر اور میرے تمام احمدی احباب پر جنکو اللہ تعالےٰ نے ہدایت بخشی ہے اور میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے دل کے فساد کی اصلاح فرمائے۔یقیناً وہ مومنوں کیلئے مہربان اور بار بار رحم کرنیوالا ہے

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

صلاح نجم۔ خاکسار محمد سلیم از قاہرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال چہارم میں مخلصین کی مالی قربانی

گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں قابل تعریف اضافے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
"میں اس چندے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ میں ان کو مخاطب کر رہا ہوں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی ہوئی ہے اور جو میری آواز پر لبیک کہنے میں سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ثواب ہے۔ پس وہ جو مالی وسعت رکھتے ہیں میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ اپنی زندگی کے دن اچھے بنالو۔ اور ثواب کا یہ موقعہ ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرو"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر جن مخلصین نے اپنے گذشتہ سالوں کے وعدوں میں اضافے کئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ ادا کرتے ہوئے ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑی جماعتوں میں سے جماعت حیدر آباد دکن جس نے سال سوم کا چندہ بانوے فیصدی پورا کر دیا ہے اور باقی آٹھ فیصدی کے چند احباب نے مزید مہلت لی ہے۔ سال چہارم کے وعدوں کی فہرست چوراسی ۸۴ احباب کی ۵۸۵۳ روپے کی سیدنا حضرت امیر المومنین کے حضور سیٹھ محمد اعظم صاحب نے پیش کی ہے۔ یہ فہرست پہلے سال کے وعدہ سے بقدر نو سو پچیس کے اضافے کے ساتھ ہے۔ اور ابھی چند احباب باقی ہیں جن کے وعدے عنقریب بھیجنے کا وعدہ ہے۔ فہرست مرسلہ میں مندرجہ ذیل احباب کے وعدے خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

مولوی ابو الحمید صاحب وکیل آزاد ۱۵۰۔ یہ وعدہ پہلے سال سے اڑھائی گنا اضافے کے ساتھ ہے۔

خاندان نواب اکبر یار جنگ بہادر ۷۰۵ یہ وعدہ پہلے سال کے وعدہ سے ڈبل سے بھی زیادہ ہے۔

خاندان سیٹھ محمد غوث صاحب ۱۴۷۱/- اس خاندان کا وعدہ پہلے سال کے وعدے ۱۱۲۰/- سے بقدر ساڑھے ۳۵۱/- کے زیادہ ہے جو قریباً ۳۱ فیصدی

خاندان حبیب اللہ خان صاحب ۲/- یہ وعدہ پہلے سال سے دوگنا ہے۔

سید مصطفیٰ حسین صاحب ۷/- پہلے سال سے دوگنے سے بھی زیادہ

خاندان حیدر علی صاحب ۱۱۵/- پہلے سال سے قریباً ڈبل

غلام حسن خان صاحب ۔/- ڈبل وعدہ۔

جماعت حیدر آباد دکن کے یہ شاندار وعدے پیش کرتے ہوئے بڑی جماعتوں کو اپنے وعدوں کی مکمل فہرست حضرت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور جلد پیش کرنے کے لئے توجہ دلائی جاتی ہے۔ سیٹھ صاحب نے حضور کی خدمت میں بذریعہ تار بھی ان وعدوں کی اطلاع کی تھی۔

جماعت پشاور ۱۱۹۰/- یہ وعدہ ۷۳ احباب کا ہے۔ جو پہلے سال سے بقدر ۱۴۸/- کے زیادہ ہے۔ فہرست سے پایا جاتا ہے کہ ابھی اور احباب بھی باقی ہیں۔

کارکنان جماعت کو چاہیئے۔ کہ باقی احباب تک تحریک پہنچادیں۔ اور پھر ان سے دریافت کرلیں کہ آیا وہ اس نفلی قربانی میں جو خوشی اور آزاد مرضی کی ہے وہ شامل ہوکر ثواب لینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ انسان نوافل کے ذریعہ ہی خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرے۔ وہ تحریک جدید کے اس نفلی چندے میں شامل ہوکر کرسکتا ہے۔

سید محمود عالم صاحب ہیڈ کلرک دفتر محاسب معہ اہلیہ تینتیس ۳۳۔ یہ وعدہ پہلے سال سے پانچ روپے اضافہ کے ساتھ ہے۔

سید محبوب عالم صاحب آرہ ۱۴/- یہ وعدہ تیسرے سال سے بھی چار روپے اضافے سے ہے۔

چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار ملتان ۶۰/- پہلے سال سے دس ۱۰ روپیہ اضافہ اور جنوری ۱۹۳۸ء میں ادائیگی۔

میر امان اللہ صاحب ڈرافٹس مین دانا پور ۱۴/- تیسرے سال سے دس روپیہ اضافہ

بابو عبد الرحیم صاحب اوورسیر ضلع جھنگ معہ بشیر احمد صاحب ۲۳۵/- یہ وعدہ دس ۱۰ روپیہ اضافہ کے ساتھ ہے۔

میر مرید احمد خان صاحب معہ ہر دو اہلیہ صاحبہ ۹۰/- روپے پہلے سال سے دس ۱۰ روپیہ اضافہ۔

جماعت شیموگہ ریاست میسور ۳۴۶/- میر کریم اللہ۔ سید مدار۔ میر عبد الجلیل ایم کریم خان صاحب کا وعدہ پہلے سال ۲۵ فیصدی اضافے کے ساتھ اور بحیثیت جماعت۔ جماعت کا وعدہ پہلے سال سے سوایا ہے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

بال کالا کرنے کا تیل

جن جن اصحاب نے ہمارے تیل کا تجربہ کیا ہے وہ عش عش کررہے ہیں کہ واقعی ایسا لاجواب کالا تیل انکو تمام عمر میں دستیاب نہ ہوسکا ایک نہیں بلکہ سینکڑوں سارٹیفکیٹ موجود ہیں۔ صفت یہ ہے کہ جس جگہ کے بال سفید ہوں اس جگہ ہمارے اس لاجواب بال کالا تیل کو ہاتھوں پر تیل کیطرح ملکر بالوں کو لگادیں جو کہ اس تیل کو لگانے سے سفید بال بھونرے کیطرح سیاہ اور قدرتی سیاہ بالوں کی طرح سیاہ چمکدار ہوجاتے ہیں اور آئندہ جڑ سے سیاہ ہی اگتے ہیں خضاب کی زحمت سے بچیئے آزمائش شرط ہے۔ کم مدت سے سفید بالوں کیلئے چھوٹی بوتل قیمت ایک روپیہ پرانے سفید بالوں کیلئے بڑی بوتل قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ علاوہ محصولڈاک علاوہ تین بوتل کے خریدار کو محصولڈاک معاف ہے
مینجر فقیری دار الشفاء دواخانہ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

16

وصیت نمبر ۴۸۹۵

منکہ صغرا بی بی زوجہ مستری فضلکریم صاحب عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اکھنور ضلع جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ میرا حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے جسمیں زیور وغیرہ شامل ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی میری پاس جائیداد اسوقت نہیں ہے۔ میں مبلغ -/۱۰۰ حق مہر کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ بھی کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی جسکی ادائیگی کے ذمہ وار میرے خاوند مستری فضل کریم صاحب احمدی ہوں گے۔ میں -/۱۰۰ کے ۱/۹ حصہ جو مبلغ -/۱۵ روپے ہوتے ہیں باقساط انشاء اللہ ادا کردوں گی۔ پہلی قسط بعد منظوری وصیت مبلغ -/۱۰ روپیہ ادا کردونگی ازاں بعد -/۱۲ روپے سالانہ ادا کروں گی۔ اگر میں کسی وجہ سے ادا نہ کرسکوں تو انکی ادائیگی کے بھی ذمہ وار میرے خاوند مستری فضلکریم صاحب ہیں۔ العبد:- صغرا بی بی زوجہ مستری فضلکریم اکھنور۔ گواہ شد:- فضل کریم خاوند موصیہ اکھنور گواہ شد مرزا محمد عنایت اللہ سیکرٹری جماعت احمدیہ اکھنور۔

ضرورت رشتہ

ہمارے ایک مخلص دوست جو مبلغ ۲۰ روپے ماہوار پر محکمہ نہر میں ملازم ہیں اور علاوہ ازیں چاہی زمین کے بھی مالک ہیں کیلئے رشتہ درکار ہے۔ جو سیرت اور صورت ہیں عمدہ ہو۔ ان کی قوم سیال زمیندار عمر ۲۲ سال رہائشی ضلع جھنگ صحت بہت عمدہ (شکیل نوجوان) اور مخلص احمدی ہیں۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں ع۔ انگلش ٹیچر چک ۳۳۲ ج۔ براستہ ٹپکا آنا ضلع لائل پور۔

تریاق بے نظیر (اکسیر العین)

تیر بہدف اکسیر

Makes the Eyes radiant and glossy

Regularises the visionary system

برائے جملہ امراض چشم

اگر آپ کو ضعفِ بصر۔ غبار آلودگی۔ زردی چھانا۔ موتیا بند۔ آشوب چشم۔ آمد چشم۔ ککرے۔ دوانے ستارے سے دکھائی دینا۔ کویوں میں زخم ہونا۔ گوشت بڑھنا یا سرخ ڈورے ہونا۔ (ناخونہ) خون کے داغ پڑنا۔ جلن۔ خارش دھند پڑوال۔ جالا۔ پھولا۔ رتوندی یا شبکوری۔ آنکھ جھپکنا یا کانجنی۔ رنگ برنگ کے ذرے دکھائی دینا۔ آنکھوں کا بھاری پن۔ کنپٹی کا درد۔ پتلی کا درد حروف پھٹے پھٹے یا دو دو نظر آنا۔ کیچڑ آنا۔ روشنی کا برداشت نہ ہونا۔ اندھیری آنا۔ پپوٹوں اور پلکوں کی بیماریاں اور جملہ خرابیاں جو عضوِ بصارت میں ہوسکتی ہیں۔ میں سے کوئی یا چند ہوں تو آپ ہمارا اکسیر جو مستند اطباء ڈاکٹروں اور دیدوں رؤسا اور کئی ناظرین الفضل کا مجرب ہے۔ استعمال فرمائیں۔

اس کی ساخت عمدہ۔ تازہ پختہ۔ رسیدہ فصل پر لی ہوئی ۲۷ مفردات سے طب جدید کے اعلیٰ اصولوں پر اوزان صحیحہ وترکیب واصلاح اجزار سے ہوئی ہے۔ اور مزید صفت یہ ہے کہ مفرح۔ مبرد اور ملین ہے۔ خشک سرموں کی طرح کو یہ میں کشاؤ نہیں کرتا۔ پندرہ روز کے استعمال سے آنکھیں مانند آئینہ صاف وشفاف وروشن وقوی ہونے لگتی ہیں۔ مسافروں کتب بینوں۔ طلبا اور کارخانجات میں کام کرنے والوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے بفضلِ تعالےٰ تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت ۸/ فی ڈبیہ ۶ ڈبیہ کے خریدار کو محصولڈاک معاف

ایم۔ ایس نظامی مالک کارخانہ اکسیر العین مقابل ریلوے سٹیشن بیاور ڈاکخانہ بیاور ضلع اجمیر شریف

ضرورت رشتہ

ایک دوست کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی سابقون الاولون اور ۳۱۳ اصحاب کے فرزند ارجمند اور میاں عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے برادر اصغر ہیں۔ اور ایک اعلیٰ خاندان کے رکن ہونیکے علاوہ برسر روزگار اور احمدی ہیں رشتہ کی ضرورت ہے۔ پہلی اہلیہ فوت ہوچکی ہیں۔ نیک سعید اور صالح لڑکی کا رشتہ درکار ہے ان کی اس وقت تیس سال کی عمر ہے۔ خواہشمند احباب حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں میاں محمد ابراہیم خان صاحب کلرک رندھیر کالج کپور تھلہ۔

احباب

بعض پوشیدہ امراض ایسے ہیں جن کو زبانی کہتے ہوئے شرم آتی ہے بعض بیرونی امراض ایسے ہیں۔ جو بیرونی دوا کے استعمال سے اچھے نہیں ہوتے۔ بہت سے زنانہ امراض مستورات بیان نہیں کرسکتیں اس لئے مناسب ادویات کا ملنا مشکل ہوجاتا ہے۔ ہومیوپیتھک علاج میں مریض کی چند شکایات معلوم کرنیکے بعد تمام جسمانی تکالیف کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ اور تمام تکالیف کے لئے ایک ہی دوا تجویز ہوتی ہے۔ اس لئے یہ علاج نہایت کامیاب ہوتا ہے۔ اور اس کی مقبولیت عام ہے۔ آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔ کھانے کی دوا ہر مرض میں حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ کسی مرض کے متعلق مفت مشورہ لیں۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ایم۔ ایچ احمدی کاسگنج جنکشن۔ یو۔ پی

صرف دو روپیہ دس آنہ (۲/۱۰/- عہ) میں چھ گھڑیاں

تین ۳ عدد ڈمی رسٹ واچ۔ دو عدد ڈمی پاکٹ واچ۔ ایک ۱ عدد اصلی جرمن ٹائم پیس گارنٹی بارہ سال

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں۔ مضبوطی اور پائداری کے لحاظ سے یہ گھڑیاں اپنی نظیر آپ ہیں۔ اپنی فرم کی سالگرہ کی خوشی میں صرف دس ہزار گھڑیاں اس رعائتی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مقررہ مقدار کے ختم ہوجانے پر یہی گھڑیاں اپنی اصلی قیمت پر فروخت کی جائیں گی۔ گھڑیوں کے ساتھ ایک اصلی فونٹین پن معہ ۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ نب ایک اصلی ٹھنڈی عینک ایک خوبصورت موتیوں کا ہار مفت دیا جائیگا محصولڈاک وپیکنگ علاوہ۔ ناپسند ہونے پر دام واپس ہوگا نوٹ:- اس لئے جلدی کریں۔ فوراً منگوالیں۔ ورنہ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔

مینیجر جرمن ٹریڈنگ کمپنی۔ آنند بھون پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور پنجاب ۱۳ ب

تحفہ کشمیر

پشمینہ فی گز ۵/ سے ۶/ روپے خالص اونی کشمیرا فی تھان درجہ اول ۷/ درجہ دوم ۴/ شال پشمینہ ۸/ سے ۵۰/ لوئی خود رنگ دوہری درجہ اول ۸/ درجہ دوم ۶/ لوئی ایک بری خود رنگ ۸/ لوئی ایک بری سفید ۸/ زعفران مونگرہ فی تولہ ۱۲/ درجہ دوم ۸/ زیرہ سیاہ فی سیر ۲/ بنفشہ فی سیر ۲/ سلاجیت فی تولہ ۸/ محصولڈاک علاوہ

المشتہر حکیم ایم منیجر شال ایجنسی سوپور کشمیر